سے مقدمہ کے ساتھ ۸۵۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

کتاب میں حضرت شیخ الاسلام کی شخصیت، افکار، فضائل و محاسن، ذہنی خصائص، علمی کمالات، مذہبی، سیاسی خدمات کا ہر پہلو تفصیل و تحقیق کے ساتھ زیر بحث آیا ہے متعدد علمی نوادر اور تاریخی دستاویزات پر شامل کتاب ہیں۔ حضرت کی شخصیت اور افکار سیاسی پر تنقیدات کے مدلل جوابات ہیں اور بے شمار پھیلے ہوئے افکار و مباحث کو بڑی قابلیت کے ساتھ دائرہ تالیف میں سمیٹ لیا گیا ہے۔ اور حضرت شیخ الاسلام کی شخصیت، افکار اور سیرت و خدمات کے بحر ناپیدا کنار کو ۸۵۶ صفحات کی تالیف کے کوزہ میں بند کر دیا ہے اگرچہ آج کا ذوق کسی ضخیم تالیف کو ابواب و فصول میں منقسم و مرتب دیکھنا چاہتا ہے لیکن یہ تالیف ابواب و فصول کو تقسیم و ترتیب سے بے نیاز ہونے کے باوجود زبان و اسلوب بیان کی دل آویزی اور مباحث و مطالب کے ایسے گونہ گوں خصائص کی جامع ہے کہ کتاب شروع کرنے کے بعد اول تا آخر دلچسپی برقرار رہتی ہے۔

مولانا فرید الوحیدی نے یہ اس تالیف سے نہ صرف اپنے خلف رشید و سعید ہونے کا بلکہ اپنے اعلیٰ ذوق علمی اور تالیف و تدوین کے بہترین سلیقہ و کمال کا ثبوت دیا ہے۔

متحدہ قومیت

ہندوؤں اور مسلمانوں کا اپنے اپنے قومی و ملی خصائص کے ساتھ ملنا اور ملک کی آزادی تعمیر و ترقی فلاح و بہبود کے لیے مشترکہ جد و جہد کرنا ہی "متحدہ قومیت" ہے کیا اس حقیقت اتحاد و اشتراک سے ہندوستان پاکستان یا دنیا کے کسی ملک کی کوئی قوم انکار کر سکتی ہے؟ اور اس طرح ملنا کہ مسلمان مسلمان نہ رہے ہندو نہ رہے، دونوں کے ملی اور قومی خصائص و امتیازات معدوم ہو جائیں۔ تو پھر وہ متحدہ قومیت یا ہندو مسلم اتحاد و اشتراک کہاں ہوا؟ وہ یا تو ہندو قومیت ہوگی یا مسلم قومیت یا اگر دونوں کا مرکب اور ملغوبہ بھی ہوا تو اس صورت میں وہ خالص ہندو رہیں گے نہ خالص مسلمان۔ اس صورت میں اسے کوئی نیا نام تو دیا جا سکتا ہے ہندوستان میں اتحاد بین اقوام یا متحدہ قومیت نہیں کہہ سکتے حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رح کا مقصود متحدہ قومیت کا ایسا کوئی مرکب تیار کرنا تو نہ تھا